Submission of E-contents

1. Name: MD. ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate professor,
3. Department/College: Urdu/S.Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. II sem, Paper-08
7. Title/Heading of e-content : YADGAR GHALIB KI TANQIDI AHMIUT
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

06-10-2020

06-10-2020

یادگارِ غالب کی تنقیدی اہمیت

M.A. II sem, Paper - I

خواجہ الطاف حسین حالیؔ اردو ادب میں کئی حیثیتوں سے مشہور ہیں۔ وہ شاعر بھی ہیں، انشاء پرداز ہیں۔ ادیب ہیں اور سوانح نگار ہیں۔ ادب میں وہ تاثراتی تنقید کی ترجمانی کرتے ہیں۔ حالی ایک اچھے سوانح نگار اور خاکہ نگار ہیں۔ اردو ادب میں سوانح نگاری اتنے اچھے نمونے کہیں نہیں ملتے۔ ان کے کمال کا بہترین نمونہ حیات سعدی، یادگار غالب اور حیات جاوید ہیں۔ حیات سعدی کی تنقید میں نئی تنقید کی خصوصیات ملتی ہیں۔ اس میں حالی نے سعدی کے کلام میں ایک پیام کی تلاش کی ہے۔ پیام زندگی کی صحیح ترجمانی اور اس کے نشیب و فراز سے دنیا کو آگاہ کرنا۔ حیات جاوید سرسید کی سوانح عمری ہے جس میں سرسید کی زندگی کے مفصل حالات ہیں۔

یادگار غالب ان کی سب سے اہم کتاب ہے جو کہ اردو کے عظیم شاعر غالبؔ کی سوانح عمری بھی ہے اور ان کی شاعری پر تنقید بھی۔ اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصہ میں غالبؔ کی سوانح عمری اور دوسرے حصہ میں تنقیدی نکتہ نظر سے ان کے کلام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یادگار غالب اردو میں تاثراتی تنقید کی بہترین مثال ہے۔ غالب کے کلام پر حالی کی "یادگار غالب" تنقید میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ بعد کی تمام تر تنقیدیں اور تبصرے اسی کتاب کو بنیاد مانتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ غالبؔ کو غالب بنانے میں حالی جیسے نقاد کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ ذوق کی بدنصیبی تھی کہ ان کو حالی جیسا شاگرد نہیں ملا۔ مگر حالی نے کہیں بھی محمد حسین آزاد کی طرح جانب داری سے کام نہیں لیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالحق اپنے ایک مضمون میں

رقم طراز ہیں :

"یہ حالی کا طفیل ہے کہ آج غالب کی اتنی قدر کرتے ہیں۔ اس کی یاد میں جلسے ترتیب دیتے ہیں۔ اس کے کلام پر مضامین لکھتے ہیں۔ اس کے دیوانوں کی تشریح چھاپتے ہیں۔ یہ سلسلہ برابر جاری رہے گا۔ یادگار غالب نے غالب کو زندہ کر دیا۔"

حالی نے مقدمہ شعر و شاعری میں شاعری کے لیے جن اصولوں کو متعین کیا تھا انہی اصولوں سے غالب کی شاعری کا بھی جائزہ لیا۔ ساتھ ہی ان کے کلام پر تنقیدی نظر ڈالتے ہوئے ان کی شعری عظمت کو منظر عام پر لایا ہے۔ یہی نہیں بلکہ غالب کی شاعرانہ اور ادبی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔ حالی نے کلام غالب پر تبصرہ ہی نہیں کیا بلکہ کئی جگہ ان کے اشعار پر تنقید بھی کی ہے۔ اس کے علاوہ اشعار کی صحیح تشریح بھی کر دی ہے۔ جس کے ذریعہ ان کے تنقیدی پہلو اور تنقیدی نظریات دونوں اچھی طرح واضح ہو جاتے ہیں۔ حالی چونکہ غالب کے ہم عصر اور شاگرد بھی تھے اس سبب یادگار غالب ایک معتبر اور مستند کتاب تسلیم کی جاتی ہے اور غالبیات کے موضوع پر تاریخی اور دستاویزی حیثیت حاصل ہے۔ اس کے حوالے کے بغیر غالب پر گفتگو کرنا دشوار ہی نہیں ناممکن ہے۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ حالی نے غالب کی زندگی کے حالات، نجی باتوں اور ان کی شاعری کے لطائف و ظرائف کی طرف کم توجہ کی اور ان کی تصانیف کے تنقیدی مطالعے کی طرف زیادہ۔ اس کے باوجود یہ کتاب غالبیات کے سلسلے کی پہلی اہم کتاب ہے جو تنقیدی بصیرت سے بھی مملو ہے۔

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad

Title/Heading of E-Content: YADGAR GHALIB KI TANQIDI AHMIYAT

Course: M.A. II Sem, Paper-01

Whatsapp No. 9431632576